

برکاتِ وضوء

مرتبہ

امام الزاہدین والعارفین قطب عالم

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

دار الارشاد

خانقاہ مدنی اٹک شہر

پاکستان 0597-2484

★ نام کتاب ــــــــــــ برکاتِ وضو

★ مرتبہ ــــــــــــ قاضی زاہد الحسینی

★ خطاط ــــــــــــ محمد عبد الواحد

★ تعداد، بار دوم ــــــــــــ ایک ہزار

★ ہدیہ ــــــــــــ ۱۰ روپے

★

ملنے کا پتہ :- قاضی محمد اسعد الحسینی

نار سالار شاہ - مدنی روڈ - اٹک شہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

مورخہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۸۳ء احقر خطبہ جمعہ میں عبادات کی برکات پر عرض کر رہا تھا کہ اسی سلسلہ میں وضو کا ذکر بھی آگیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہر عبادت کو اپنی رضامندی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح عبادات کے مبادی اور لوازمات بھی عند اللہ برکت اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہیں۔ چنانچہ وضو، جو کہ نماز کے لیے جاتا ہے۔ اگرچہ بظاہر چند اعضاء کے دھونے کا نام ہے مگر یہ بھی عظیم برکات کا حامل ہے۔ ان برکات میں سے کچھ ذکر کر دیا گیا بعد میں یہ خیال آیا کہ اگر ان برکات میں سے چند کو شائع کر دیا جائے تو اس سے ان شاء اللہ کافی نفع ہو جائے گا۔ چنانچہ سر دست وضو کی برکات میں سے صرف تیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر نافع بنائے۔ آمین

قاضی محمد زاہد الحسینی

۱۶ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ

۲۶ ستمبر ۱۹۸۳ء

فضیلت وضو

نزولِ قرآن عزیز سے پہلے وضو کا حکم

سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَاہُ فِیْ اَوَّلِ مَا اُوْحِیَ اِلَیْہِ فَعَلَّمَہُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوۃَ (رواہ الدارمی مشکوٰۃ)

ترجمہ و تشریح۔

"حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سب سے پہلے جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے تو آپ کو وضو کرنے کا طریقہ بتایا اور نماز کی تعلیم دی"۔

چونکہ قرآن عزیز کا نزول حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والا تھا شاید

اس لئے پہلے وضو کرنے کا طریقہ بتایا۔ گویا تشریعی احکام میں سب سے پہلے جو حکم آپ پر نازل ہوا اور جس کا طریقہ آپ کو من جانب اللہ بتایا گیا وہ وضو ہے۔

ف۔ امت پر وضو کا حکم سورہ المائدہ آیت ۶ میں نازل فرمایا۔

(۱) باوضو مسلمان کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں

ارشاد قرآن عزیز ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ (بقرہ ۲۲۲)

ترجمہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور پسند فرماتا ہے پاک رہنے والوں کو۔

تشریح۔ اس آیت میں خداوند قدوس نے ان سعادت مند مسلمانوں میں سے دو قسم کے انسانوں کا ذکر فرمایا جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے۔ پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ توبہ سے روحانی پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے اور دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو پاک رہتے ہیں۔ وضو، غسل، استنجا سب پاک ہونے کے لئے شریعت نے مقرر فرمائے ہیں۔

ف۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے توابین اور متطہرین کا الگ الگ ذکر فرمایا گویا یہ دونوں عبادتیں مستقل عبادتیں ہیں اور دونوں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔

۲ وضو سب انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَ قَالَ هٰذَا وَضُوْئِیْ وَ وَضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ وَ وَضُوْءُ اِبْرَاهِیْمَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح وضو فرمایا کہ اپنے سب اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا اور ارشاد فرمایا یہ میرا وضوء ہے اور مجھ سے پہلے آنے والے سب انبیاء علیہم السلام کا وضوء ہے اور ابراہیم علیہ السلام کا وضوء ہے۔

تشریح۔ اگر ایک آدمی اپنے اعضاء وضوء (چہرہ۔ بازو۔ پاؤں) کو ایک ایک بار بھی دھوئے گا اور سر کا مسح کرے گا تو اس سے بھی فرض ادا ہو جائے گا! مگر جو وضوء سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے وہ ان اعضاء کا تین تین بار دھونا ہے جس پر کہ امت کا عمل ہے۔ اس وضوء کی برکت اور فضیلت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ سب انبیاء علیہم السلام بھی وضو کرتے تھے۔ خصوصاً سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے وضوء کا ذکر فرمایا۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملّت ابراہیمی پر تھے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کا وضوء کر کے نماز پڑھنا احادیث میں وارد ہے۔

فا۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب (مصر کے) بدکردار بادشاہ نے حضرت سارہ کو طلب کیا تو آپ نے وضوء فرمایا اور نماز کے لئے کھڑی ہوگئیں۔ اس بدکردار کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین نے بہت سخت پکڑ لیا (فتح ج ۶ ص ۲۸۰)

فٓ۔ بعض نے کہا ہے کہ اردن کا بادشاہ تھا (ت)

فٓ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوضو رہنے والا ظالم کے ظلم سے محفوظ رہتا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ وعونہٖ۔

(۳) باوضو رہنا ایمان کی علامت ہے

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوۃُ وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ (رواہ مالک واحمد وابن ماجہ والدارمی)

ترجمہ۔ تم دین پر سیدھے رہو یعنی دین کے سب کاموں پر پورا پورا عمل کرو۔ مگر ایسی حالت اختیار کرنا تمہاری طاقت سے باہر ہے (اس لئے) جان لو کہ تمہارے سب اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے اور وضو کی نگہداشت وہی کرتا ہے جو مومن ہوتا ہے۔

تشریح۔ چونکہ انسان کمزور ہے شریعت کے تمام احکام کو پوری طرح ادا کرنا اور تمام اچھے اخلاق اور اعمال کو پوری طرح ادا کرنا ہر انسان کی طاقت سے باہر ہے کوئی نہ کوئی کمزوری انسان میں رہ جاتی ہے (یہ صرف انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے کہ وہ شریعت پر پورے طور سے عمل کرتے ہیں) اس لئے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو امت پر بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ یہ ارشاد فرمایا کہ تم نماز تو ضرور ادا کرو کیونکہ نماز تمام اعمال میں سے بہترین عمل ہے اور نماز کے لئے وضو لازم ہے۔ تو مومن کو یہ چاہئے کہ وہ دل اور بدن کی پاکیزگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر رہے۔

ف۔ بعض علماء کرام نے فرمایا ہے کہ دو عبادتیں ایسی ہیں جن کا علم اس عبادت کرنے والے کو ہوتا ہے اور خداوند قدوس کو ہوتا ہے۔ (اور یہ دو عبادتیں روزہ اور وضو ہیں)

(۳) جنّت کے آٹھوں دروازوں کا کُھل جانا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ

ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَاءَ (رواہ مسلم)

ترجمہ۔ تم میں سے جب کوئی وضوء کرتا ہے اور کامل طور پر وضوء کرتا ہے پھر یہ کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔ اور ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ تو اس کے لیے جنّت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ ان میں سے جس میں داخل ہو اس کو اجازت ہے۔

تشریح۔ جب کوئی مسلمان وضوء کرتا ہے اور اپنے اعضاء وضوء کو اچھی طرح کامل طور پر دھوتا ہے اور پھر اس کے بعد کلمۂ شہادت پڑھتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے جو وضو کیا ہے تو وہ صرف صفائی کے لئے نہیں کیا (کیونکہ کئی لوگ بلکہ غیر مسلم بھی روزانہ غسل کرتے ہیں۔ مگر ان کی نیّت اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا نہیں ہوتی) بلکہ اس نے جو وضو کیا ہے وہ اس لئے کیا ہے کہ اسے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر یقین ہے اس یقین اور تصدیق کے اظہار پر جنّت کے سب دروازے کھل جاتے ہیں اور اس کو ان سب

سے داخل ہونے کی اجازت مل جاتی ہے (جس کا ظہور قیامت کے دن ہوگا)

(۵) وضوء سے سارے بدن کا پاک ہو جانا

ابوہریرہ وابن مسعود وابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ تَوَضَّأَ وَ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَ مَنْ تَوَضَّأَ وَ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ لَمْ يُطَهِّرْ إِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔

ترجمہ۔ جو آدمی وضوء کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھے تو اس سے اس کا سارا بدن پاک ہو جائے گا۔ اور جس نے وضوء کیا اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) نہ پڑھی تو اس کے صرف وضوء کے اعضاء ہی پاک ہوں گے۔ (نماز درست ہو جائے گی)

تشریح۔ جب ایک مسلمان نے وضو کامل کر لیا تین اعضاء دھو کر سر کا مسح کر لیا تو اب اس سے نماز پڑھنا تو جائز ہو گیا۔ لیکن جب وضوء کو ایک عبادت سمجھ کر اور نیک کام سمجھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لی تو اس کی برکت سے وضوء کی طہارت کے اثرات سب بدن کو اپنی رحمت میں لے لیں گے۔

اس کی مثال یوں سمجھ لیں کہ ایک چارپائے یا پرندے کو ذبح کر دیا گیا اس کے بدن سے خون نکل گیا ذبح تو درست ہو گئی مگر جب بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے گا تو اب اس کا گوشت پوست پاک ہو جائے گا۔

(۶) دعا کے لئے وضو کرنا مستحب (بہتر) ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزوہ اوطاس میں جب ابو عامر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے آخری وقت میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام دیا کہ:۔

"سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دیں اور یہ بھی کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرما دیں۔"

چنانچہ جب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوتے تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرما کر وضو فرمایا پھر اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ۔

ترجمہ۔ یا اللہ ابو عامر کو جس کا نام عبید ہے بخش دے یا اللہ اس کو قیامت کے دن اپنی بہت سی مخلوق سے بلند درجہ عطا فرما۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے اس کی شرح میں فرمایا۔

یستفاد منہ استحباب التطہیر لارادۃ الدعاء و رفع الیدین فی الدعاء (فتح ج ۸ ص ۳۵)

ترجمہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کرتے وقت وضو کرنا اور دونوں ہاتھ اٹھانا مستحب ہے۔

⑦ روزمرہ کی زندگی کو وضو سے شروع کرنے سے خوشی اور مسرت ملتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ ابوہریرہ سے آپ نے فرمایا کہ:۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَاسِ اَحَدِکُمْ اِذَا ھُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَۃٍ عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَ اِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ (متفق علیہ)

ترجمہ حدیث ۔ شیطان تم میں سے ہر ایک کی پیشانی پر جب کہ وہ سو جاتا ہے،

تین گرہیں باندھ دیتا ہے ہر گرہ پر یہ لکھ دیتا ہے کہ ابھی رات کافی لمبی ہے۔ اس لئے سوتا رہ، پس اگر وہ نیند سے بیدار ہوا اور اللہ کا نام لے لیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اس کے بعد اگر وضو کر لیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اس کے بعد اگر نماز بھی پڑھ لی (تو صبح کو خوش باش اور پاکیزہ مزاج ہو کر اٹھتا ہے ورنہ ناپاک نفس اور سست اٹھتا ہے۔)

تشریح۔ اگر نیند سے بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے اور پھر وضو کر کے نوافل ادا کرے تو سارا دن خوشی اور مسرت میں گذرے گا۔ ورنہ وہی سستی، تند مزاجی غالب رہے گی۔

(۸) با وضو نیند میں شہادت کی موت ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب فضل من بات علی الوضوء میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَتَیْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ

وَلَا مَنْجَامِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ نَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهٖ۔

ترجمہ۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مجھے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنے بستر پر جائے تو اس طرح وضو کر جس طرح نماز کے لیے کرتا ہے پھر اپنے بستر پر دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھ (جس کا ترجمہ درج ذیل ہے) یا اللہ میں نے اپنی ذات کو تیرا فرماں بردار بنایا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا ہے اور بھروسہ اور تکیہ تیری ذات پر کیا ہے۔ تیری رحمت کی امید پر اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے" تیرے عذاب سے تیری ذات ہی جائے پناہ اور جائے نجات ہے۔"

یا اللہ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا ہے"۔

اگر اس طرح باوضو ہو کر اس طریقہ پر یہ دعا پڑھ کر تو سو گیا اور اس رات تیری موت ہو گئی تو تو فطرت (سنّت) پر مرے گا۔ یہ کلمات تیرے آخری کلمات ہوں (ان کے بعد کوئی دنیاوی کلام نہ کر)

تشریح۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ" باوضو سونا سنّت اور باعث سعادت ہے۔ اور اگر رات کو موت آ گئی تو وہ سعادت اور شہادت کی موت ہو گی

(۹) وضوء کی برکت سے اعضاء چمکیں گے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلّی اللہ علیہ وسلم اَتَی الْمَقْبَرَۃَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَ اِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَہٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَۃٌ بَیْنَ یَدَیْ ظَھْرَیْ خَیْلٍ دُھْمٍ بُھْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَہٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ فَاِنَّھُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَ اَنَا فَرَطُھُمْ عَلَی الْحَوْضِ (رواہ مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور یہ فرمایا کہ اے ایمان والوں کے گھر و تم پر سلام ہو اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم دیکھ لیتے اپنے بھائیوں کو۔ تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم جناب کے بھائی نہیں۔ ارشاد فرمایا تم میرے صحابہ

(ساتھی) ہو۔ اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک دنیا میں نہیں آئے (پیدا نہیں ہوئے) اس پر صحابہ نے عرض کیا آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کس طرح پہچانیں گے جو آج تک نہیں آئے (پیدا نہیں ہوئے) اس پر سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرا کیا خیال ہے۔ کہ اگر ایک آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں (چمکدار ہوں) ایسے گھوڑوں میں خلط ہوں جو بہت زیادہ سیاہ رنگ کے ہیں کیا یہ آدمی اپنے گھوڑوں کو نہ پہچان لے گا؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں ضرور پہچان لے گا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے لوگ سفید پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں چمک داروں کے ساتھ آئیں گے۔ اور میں حوض (کوثر) پر ان سے پہلے پہنچ چکا ہوں گا۔

حضرت ابو دردار رضی اللہ عنہ سے جو روایت ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ہی قیامت کے دن سب سے پہلے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ اور مجھے ہی سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔ تو میں چاروں طرف سے اپنی امت کو دوسری امتوں میں سے پہچان لوں گا۔ اس پر ایک مرد نے کہا کہ آپ کس طرح اپنی امت کو امتِ نوح علیہ السلام سے لے کر اپنی امت تک میں سے پہچان سکیں گے؟

سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے چہرے، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں وضو کے اثر سے سفید ہوں گے اور یہ شرف میری امت کے بغیر کسی دوسرے نبی (علیہ السلام) کی امت کو حاصل نہ ہوگا۔ اور میں اپنی امت کو اس طرح بھی پہچان لوں گا کہ ان کے نامہائے اعمال ان کے دائیں ہاتھوں میں آجائیں گے اور ان کی چھوٹی اولاد (نابالغ مرنے والی) ان کے آگے آگے دوڑتی ہوگی۔

فائدہ۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ

۱۔ وضو، کی برکت سے مسلمانوں کے وہ اعضا چمکیں گے جن کو دھویا گیا تھا اور یہ شرف صرف سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عطا کیا جائے گا۔

۲۔ قیامت کے دن اسی بدن کے ساتھ انسانوں کو اٹھایا جائے گا۔ کوئی دوسرا بدن نہ ہوگا۔

۳۔ اسی طرح یہ معلوم ہوا کہ اعمال کے اثرات موت سے مٹ نہیں سکتے۔ بلکہ وہ موجود رہتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو ظاہر فرمادے گا۔

فائدہ۔ چونکہ طوفان نوح کے بعد سب سے پہلے نبی نوح علیہ السلام تھے شاید اس لئے اس حدیث میں سائل نے نوح علیہ السلام کا نام لیا جن کو ابو البشر ثانی (دوسرا آدم) بھی کہا گیا ہے۔



(۱۰) وضو کی برکت سے جنّت کا داخلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن بن عامر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلًا عَلَیْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (رواہ مسلم)

ترجمہ۔ عامر کے بیٹے عقبہ سے روایت ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ عقبہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی بھی مسلمان وضوء کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت اس حالت میں پڑھ لیتا ہے کہ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے تو ایسے آدمی کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

تشریح۔ ایک مسلمان جب وضوء کے تمام فرائض اور مستحبات تک پورے کر لیتا ہے اور پھر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتا ہے جو تحیۃ الوضوء کہلاتے ہیں یعنی وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس نے اس کو وضوء کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔ صحت، بدن اور عبادت کی نیت سے اس نے وضوء کیا ہے تو ایسا آدمی جنّت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

ف ۱۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شکرانہ وضوء کے اجر و ثواب میں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت ہے کہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ بخش دیتے ہیں۔

ف ۲۔ بخاری اور مسلم اور ترمذی میں یہ روایت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ:۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تو کون سا عمل کرتا ہے کہ میں جب کبھی جنت میں داخل ہوتا ہوں تو تیرے چلنے کی آہٹ (دونوں جوتوں کی آہٹ) پاتا ہوں۔ اس کے جواب میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں جب اذان کہتا ہوں تو دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں اور جب بھی وضوء ٹوٹ جاتا ہے تو فوراً وضوء کر لیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پر دو رکعت نفل پڑھنے لازم ہیں۔ یہ سن کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تجھے یہ انعام ان دو کی وجہ سے عطا ہوا ہے۔ (مشکوٰۃ از ابو ہریرہ و بریدہ رضی اللہ عنہما)

(۱۱) وضوء کے پانی سے گناہوں کا جھڑنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ

حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ (متفق علیہ)

ترجمہ۔ حضرت عثمان سے روایت ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ حضرت عثمان سے، فرمایا انہوں نے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی وضو کرے پس اچھی طرح وضوء کرے اس کے بدن سے گناہ نکل جاتے ہیں حتٰی کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

تشریح۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کی برکات میں سے یہ ایک عظیم برکت ارشاد فرمائی ہے کہ جس طرح پانی سے ظاہری طور پر اعضاء سے میل و کچیل گر جاتی ہے اسی طرح گناہوں کی میل وکچیل بھی گر جاتی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں تفصیل کے ساتھ ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کا ترجمہ یہ ہے :-

جب کوئی مسلمان بندہ (یا ایمان وار بندہ) وضوء کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو اس کے چہرہ سے وہ سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوتا ہے۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ، پس جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے وہ سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے چھوا ہو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ۔ پھر جب اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو وہ سارے گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے دونوں پاؤں گئے ہوں پانی کے ساتھ یا پانی کے

آخری قطرہ کے ساتھ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکل جاتا ہے۔

ف۔ پہلی روایت میں لفظ خطا کا کلمہ ارشاد فرمایا ہے۔ مگر جس روایت کا ترجمہ درج کیا گیا ہے اس روایت میں ذنوب کا کلمہ آیا ہے جو کہ ذنب کی جمع ہے۔ اگر چھوٹے بڑے سب گناہ مراد ہوں تب بھی تسلیم کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ رحیم ہے۔

(۱۲) باوضو مسجد کو آنے سے حج کا ثواب ملتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ اَبِیْ اُمَامَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَ سَلَّم مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ مُتَطَھِّرًا اِلٰی صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ۔ ابوامامہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ راضی ہو ابوامامہ سے وہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو نمازی اپنے گھر سے اچھی طرح پاکیزہ ہو کر نماز (باجماعت) ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے تو اس کو اس طرح کا ثواب ملتا ہے جیسا کہ اس حاجی کو ملتا ہے جو (گھر سے) احرام باندھ کر جائے۔

تشریح۔ چونکہ حج کو جانے والا بھی بیت اللہ کا ارادہ کرتا ہے۔ اور اس کے لئے احرام باندھتا ہے اسی طرح نماز باجماعت کے لئے گھر سے وضو کرنے والا

بھی اللہ تعالیٰ کے گھر (مسجد) کو جا رہا ہے یہ وضو، گویا اس کا احرام ہے۔

ف ۱۔ اس ارشادِ گرامی میں صلوٰۃ مکتوبۃ (فرض نماز) کا ذکر فرمایا ہے کیونکہ نوافل اور سنت گھر میں ادا کرنا بہتر ہے۔

ف ۲۔ ایسے نمازی کا اجر و ثواب محرم حاجی کی طرح ہوتا ہے۔ یعنی دوسرے نمازیوں سے زیادہ اجر ملتا ہے۔ (واللہ الموفق)

ف ۳۔ نماز باجماعت میں بھی اجتماع ہوتا ہے جیسا کہ حج کے موقع پر بیت اللہ شریف میں بوقت نماز ہوتا ہے۔ اگرچہ بیت اللہ شریف کا اجتماع بہت ہی بڑا ہوتا ہے مگر اجتماعی عبادت ہونے کے لحاظ سے نماز باجماعت بھی تقریباً وہی نقشہ پیش کرتی ہے۔

(۱۳) اعضاء وضو آگ سے محفوظ رہیں گے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خَلِّلُوْا اَصَابِعَکُمْ لَا یُخَلِّلُھَا اللہُ النَّارَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (دارقطنی)

ترجمہ۔ اپنی انگلیوں کا (بوقتِ وضو) خلال کرو۔ ان انگلیوں میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ داخل نہ کرے گا۔

ف۔ چونکہ عام طور پر وضو کرتے وقت انگلیوں کے اندر پانی نہیں پہنچتا۔

اس لئے ارشاد فرمایا کہ انگلیوں کے درمیان خصوصاً پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو تاکہ وہاں بھی وضوء کا پانی پہنچ جائے۔ اور یہی حکم دوسرے اعضاء کا بھی ہے جیسا کہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک ایڑی کو دیکھ کر فرمایا وَیلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ یعنی جو ایڑی وضوء کرتے وقت لاپرواہی سے خشک رہ گئی ہے۔ یہ تو آگ میں جلنے کی مستحق ہے۔ (واللہ الموفق)

(ضروری) جو اجر و ثواب مردوں کو مسجد میں جانے سے ملتا ہے وہی ثواب بلکہ اس سے بھی زیادہ خواتین کو اپنے گھروں میں عبادت کرنے سے ملتا ہے۔

دعا۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبول فرمائے اور ہم سب مسلمانوں کو نمازی بنائے۔ آمین

دینی اور اخلاقی حکم

اپنی ماں کا ادب کرو۔ کسی کو ماں کی گالی نہ دو۔

رحمتِ کائنات

اس دَور کا عظیم فتنہ انکارِ حیات سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت اور نبوت کاملہ دائمہ کے سراسر منافی ہے۔ اگر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو روضۂ اقدس میں حیات برزخی حاصل نہیں تو پھر آپ کی رسالت کیسے رہ سکتی ہے؟ حالاں کہ محمد رسول اللہ کا یہ ارشاد واضح ہے کہ آپ آج بھی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس فتنہ کے انسداد اور حیاتِ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلی کتاب رحمتِ کائنات کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے جو اب بارہویں بار طبع ہو رہی ہے۔ مجلد سنہری ہدیہ صرف تیس روپیہ /-۲۰۰

روحانی تحفہ

انسانیت کی ممتاز صفت اخلاقِ حسنہ سے مشرف ہونا ہے۔ یہ انسانی جوہر انسان میں کس طرح آ سکتا ہے؟ اس کے لئے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مکتوب گرامی کا اردو زبان میں سلیس ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ بہترین طباعت اور کتابت کے ساتھ یہ چوتھی بار شائع ہوا ہے۔ قیمت /-۱۰ روپے صرف

———— یاد فرمائی کا پتہ ————

قاضی محمد اسعد الحسینی

دار الارشاد ———— مدنی روڈ ———— اٹک شہر۔ پاکستان

قطب الارشاد والتکوین شیخ العرب والعجم

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی جامع سوانح

بنام

چراغِ محمدؐ

جواب دوسری بار شاندار طریقے سے شائع ہو چکی ہے

ہدیہ ۴۰۰ روپے

عقیدہ حیات النبی ﷺ پر تمام اکابرین علماء دیوبند کی

مصدقہ اور مقبول بارگاہ نبوی ﷺ

رحمتِ کائنات

از

امام الزاہدین والعارفین قطب عالم

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ

ہدیہ ۲۰۰ روپے